بقیہ: حرفِ اوّل

بعید نہیں کہ قید و بند کی صعوبتوں سے بھی دوچار ہونا پڑے۔ لہٰذا یا تو وہ یہ کہتے ہوئے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ قرآن کا راستہ ہے تو بالکل صحیح لیکن اس پر ہمارا چلنا نہایت مشکل ہے..... اور یا وہ اپنی کمزوریوں کو عزیمت اور اپنے نفاق کو ایمان کے روپ میں پیش کرنے کے لیے جھوٹی اور باطل تاویلات کے ذریعے سے باطل کو حق کے روپ میں پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس رویے کے برعکس اصحابِ ہمت و عزیمت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ اپنے آپ کو حتی الامکان ہر قسم کی قربانیاں دے کر اور ہر نوع کے مصائب جھیل کر قرآن کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ نتیجۃً وہ اپنی نیت اور ہمت کے مطابق اللہ کی طرف سے اس کی توفیق پاتے ہیں۔

رجوع الی القرآن کے انہی دو پہلوؤں کا مظہر ہیں وہ تحریکیں جو اب اپنے عہد طفولیت سے گزر کر شباب کی حدود میں داخل ہو رہی ہیں۔ انجمن ہائے خدام القرآن کی صورت میں رجوع الی القرآن کا فکری و نظری عنصر نمایاں ہے جب کہ تنظیم اسلامی اس کے عملی اور سیاسی پہلو کی امین ہے۔ ماہِ دسمبر میں مرکزی انجمن خدام القرآن کا تینتیسواں سالانہ اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی نسبت سے حکمت قرآن کے اس شمارے میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے مختلف شعبوں کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ بھی شامل ہے۔ دیگر مضامین میں صدرِ مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کا فکر انگیز خطاب بعنوان ''جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ'' اور حافظ زبیر احمد صاحب کا مضمون ''چہرے کا پردہ.... واجب' مستحب یا بدعت؟'' اسی رجوع الی القرآن کے فکری و نظری پہلوؤں کی نمائندہ تحریریں ہیں۔

اطلاع برائے قارئین

حکمت قرآن کا زیر نظر شمارہ نومبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ اس مناسبت سے اس کی ضخامت بھی دوگنی ہے اور قیمت بھی۔

چہرے کا پردہ

واجب' مستحب یا بدعت؟

تحریر: حافظ محمد زبیر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے دو سلسلے جاری فرمائے۔ ان میں سے ایک کلامِ الٰہی کا سلسلہ ہے جس کا اختتام قرآن مجید کی صورت میں ہوا اور دوسرا سلسلہ انبیاء ورُسل کا ہے جس کی انتہا ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ہوئی۔ انبیاء کی بعثت اور کتبِ سماویہ کے نزول کا واحد مقصد نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی ہے' تاکہ اللہ کے بندے اپنی نفسانی خواہشات کو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تابع کرتے ہوئے اس دنیا میں زندگی گزاریں۔ ان احکاماتِ الٰہیہ کا ایک بڑا حصہ حیا اور مکارمِ اخلاق سے متعلق رہنمائی پر مشتمل ہے۔ یہ حیا ہی ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور یہ ایک حکمِ شرعی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی فطرت کا خاصہ بھی ہے۔

اگر انسانوں نے جانوروں کی طرح اپنی فطرت کو مسخ کر لیا ہو تو الگ بات ہے ورنہ ایک سلیم الفطرت انسان باحیا ہونے کے ساتھ ساتھ باکردار بھی ہوتا ہے۔ اسلام میں ستر و حجاب کے احکامات اسی فطری حیا کا حصہ ہیں۔

ہمارے پیشِ نظر اس وقت اگست ۲۰۰۵ء کا ماہنامہ ''اشراق'' ہے جس کے ''نقطۂ نظر'' کے کالم میں ''چہرے کا پردہ'' کے عنوان سے محترم جناب خورشید عالم صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مصنف علماء کے شذوذات سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردے کو واجب یا مستحب تو کجا بدعت قرار دینے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ ہمارے علم کی حد تک شاید ہی کسی معروف عالم نے چہرے کے پردے کے بارے میں ایسا فلسفہ وفکر پیش کیا ہو جس سے اس کے استحباب کی بھی نفی ہوتی ہو۔ عربوں میں پردہ نشینی کی

روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر صاحب رقمطراز ہیں:

''دورِ ملوکیت میں روم اور ایران کی شہنشاہیت کے زیر اثر عورتوں کو مردوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ پردہ نشینی عرب سماج میں مروج ہوگئی اور حرم کا نظام عمل میں آ گیا''۔ (۱)

آگے چل کر ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''بڑھتے ہوئے وقت کے تقاضوں نے ہمارے مذہبی رہنماؤں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ شہر میں بسنے والی خواتین کی دونوں آنکھوں کو کھولنے کی اجازت دے دیں' حالانکہ جس ضعیف اثر کے سہارے وہ جمہور علماء کی مخالفت کرتے تھے اس میں ہمیں صرف ایک آنکھ کو کھلا رکھنے کا حکم ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب بڑھتے ہوئے وقت کا تقاضا انہیں پورا چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت پر مجبور کر دے گا' کیونکہ پورے چہرے میں حسین ترین بولنے والی چیز آنکھیں ہی تو ہوتی ہیں...... چنانچہ قرآن حکیم کا منشا بھی یہی ہے کہ ان اعضاء کو کھلا چھوڑا جائے جن کو ضروریاتِ انسانی کے زیر اثر عادتاً کھلا چھوڑا جاتا ہے اور اس کے علاوہ مخفی زینت کے مقامات کو چھپا کر رکھا جائے''۔ (۲)

چہرے کے پردے کے قائل علماء کے بارے میں پروفیسر صاحب کا یہ تبصرہ ان کے موقف کو خوب اچھی طرح واضح کر رہا ہے۔

ذیل میں ہم اس موضوع پر مزید کچھ لکھنے سے پہلے چہرے کے پردے کے بارے میں علمائے اسلام کے اس اختلاف کا جائزہ لیتے ہیں جس سے پروفیسر صاحب نے اپنے پورے مقالے میں صرفِ نظر کیا ہے۔

چہرے کے پردے کے بارے میں علماء اسلام کا موقف

چہرے کے پردے پر بحث کرنے سے پہلے اس بحث کی حدود کا تعین کرنا ضروری ہے کہ علماء کے درمیان اس مسئلہ میں اتفاق کس حد تک ہے اور اصل اختلاف کہاں ہے۔ مسئلۂ ہذا کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ہمارے قارئین کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اس مسئلے میں اہل سنت کے تمام فقہاء اور علماء کا درج ذیل باتوں پر اتفاق ہے:

۱) نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے لیے اجنبیوں سے اپنے چہرے کو چھپانا واجب تھا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

فرض الحجاب مما اختصص به - ای زوجاته۔ فهو فرض علیهن بلا خلاف فی الوجه و الکفین فلا یجوز بهن کشف ذلك[۳]

۲) ماسوا چہرہ اور ہاتھوں کے' سارے جسم کو ڈھانپنا تمام علماء کے ہاں متفق علیہ مسئلہ ہے۔ مثلاً کلائی' سر کے بال' گردن اور سینہ وغیرہ سب علماء کے نزدیک ستر میں داخل ہیں۔

۳) علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر چہرے اور ہاتھوں میں زینت ہو تو ایسی صورت میں ان دونوں کا چھپانا بھی واجب ہے۔ مثلاً چہرے پر میک اپ کیا ہو یا ہاتھوں میں سونا وغیرہ پہنا ہو۔

۴) علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا ڈھانپنا فتنے کی صورت میں واجب ہوگا۔

۵) پس علماء کے درمیان محل اختلاف چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں بشرطیکہ ان میں زینت نہ ہو اور ان کے ظاہر کرنے میں کسی قسم کے فتنے کا بھی اندیشہ نہ ہو۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ چہرے کا پردہ واجب ہے یا مستحب؟ جو علماء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے وہ چہرے کے پردے کو واجب قرار دیتے ہیں اور جو علماء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے وہ چہرے کے پردے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

۶) علمائے اہل سنت میں سے کسی کا بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ عورت کے لیے اپنا چہرہ کھلا رکھنا واجب یا افضل ہے۔ علماء کی بحث اس مسئلے میں صرف اس بات تک محدود ہے کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے یا نہیں' یعنی عورت اپنا چہرہ کھلا رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی یا نہیں۔ جہاں تک چہرے کے پردے کے مستحب ہونے کا تعلق ہے تو تمام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ کم از کم چہرے کا پردہ مستحب ہے' ماسوائے عصر حاضر کے بعض متجددین کے جو چہرے کے پردے کو اپنی کم علمی کی وجہ سے بدعت قرار دینے کی طرف مائل ہیں۔

۷) مذاہب اربعہ کے متبعین جمہور علماءِ متاخرین کا مذہب یہ ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے۔ عصر حاضر میں علامہ البانی نے چہرے کے پردے کے بارے میں استحباب کا موقف پورے شدّ و مد کے ساتھ پیش کیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ علامہ البانی کے دَور کے اور مابعد کے تمام نام نہاد محققین حضرات نے علامہ البانی کے ہی بیان کردہ دلائل اور تحقیق کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ جہاں تک علامہ البانی کی بات ہے تو ہم ان کو اس حدیث ((اذا حکم الحاکم ثم اصاب فله اجران و اذا حکم فاجتهد ثم اخطا فله اجر))[۴] کے مصداق

کے طور پر معذور اور عنداللہ ماجور سمجھتے ہیں' لیکن پروفیسر صاحب سے ہم یہ گزارش کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس موضوع پر قلم اٹھاتے وقت اپنے بدعی موقف کے ساتھ علامہ البانی یا دیگر علمائے سلف کے موقف کو خلط ملط نہ کریں۔ دراصل یہ متجددین مغرب کی اندھی تقلید میں پردے کو روایت پسندی قرار دیتے ہیں جبکہ بعض علمائے سلف اور علامہ البانی کے نزدیک چہرے کا پردہ مستحب ہے۔

علامہ البانی فرماتے ہیں:

نلفت نظر النساء المؤمنات الی ان کشف الوجه و ان کان جائزا فستره افضل (٥)

''ہم عورتوں کو اس بات کی توجہ دلاتے ہیں کہ چہرہ کھلا رکھنے کا اگرچہ جواز ہے لیکن اس کا ڈھانپنا افضل ہے''۔

آگے جا کر فرماتے ہیں:

فبینا ما یجب علی المرأة و ما یحسن بها' من التزم الواجب فبها و نعمت' و من اخذ بالاحسن فهو افضل وهذا هو الذی التزمته عملیا مع زوجی' و ارجوالله تعالی ان یوفقنی لمثله مع بناتی حین یبلغن (٦)

''پس ہم نے اچھی طرح سے واضح کر دیا ہے کہ عورت کے لیے کیا واجب ہے اور کیا مستحسن ہے۔ جس نے واجب کو مضبوطی سے پکڑا تو وہ اس کو کفایت کرے گا اور وہ بہتر ہے' اور جس نے احسن کو پکڑا تو وہ افضل ہے۔ اور یہ (چہرے کا پردہ) وہی ہے جس کا التزام میں نے ازدواجی زندگی میں اپنی بیوی کے ساتھ کیا ہے اور میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے اسی بات (چہرے کے پردے) کی اپنی بیٹیوں کے بارے میں بھی توفیق دے جب وہ جوان ہو جائیں''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

فمن حجب ذلك ای الوجه و الکفین ایضا منهن' فذلك ما نستحبه و ندعو الیه (٧)

''جس نے ان دونوں یعنی چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپا تو اسی بات کو ہم مستحب سمجھتے ہیں اور اسی کی دعوت دیتے ہیں''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

ویقابل ھؤلاء طائفة اخری یرون ان ستره بدعة و تنطع فی الدین' کما قد بلغنا عن بعض من یتمسك بما ثبت فی السنة فی بعض البلاد اللبنانیة ' فالی ھؤلاء الاخوان و غیرھم نسوق الکلمة التالیة لیعلم ان ستر الوجه و الکفین له اصل فی السنة' وقد کان معھودا فی زمنهﷺ....[8]

''اور اس کے بالمقابل ایک دوسرا گروہ ہے جن کا خیال یہ ہے کہ چہرے کا پردہ بدعت ہے اور دین میں ایک نئی ایجاد ہے۔ جیسا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ لبنان کے بعض علاقوں کے رہنے والے حاملین سنت نے بھی ایسی بات کہی ہے۔ ہم اپنے ان بھائیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی ذیل میں چند دلائل بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں کے ڈھانپنے کی اصل قرآن و سنت میں موجود ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں عورتیں اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ ڈھانپتی تھیں.....''

اس کے بعد علامہ البانی نے گیارہ کے قریب احادیث اور آثار صحابہ سے استدلال کرتے ہوئے اپنی اس بحث کو واضح فرمایا جن کی اسناد اور ان کی تحقیق **"حجاب المر أة المسلمة"** کے صفحات ۴۷ تا ۵۳ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

۸) عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ جو خواتین پردہ کرتی ہیں وہ چہرے کے ساتھ ساتھ اپنے سارے بدن کو بھی ڈھانپتی ہیں جبکہ چہرے کا پردہ نہ کرنے والی خواتین چہرے کے ساتھ ساتھ سر کے بال' گردن' سینے کا کچھ حصہ اور بازو وغیرہ بھی کھلے رکھتی ہیں۔ یہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ڈھانپنے پر علماء کا اجماع ہے۔ پروفیسر صاحب سے ہم بصد احترام یہی گزارش کریں گے کہ فتنے کے اس دور میں ایسے مضامین لکھنا کوئی حکیمانہ طرز عمل نہیں ہے اور آپ جیسے اہل علم حضرات کے فتاویٰ کو مغرب پرست خواتین اور این جی اوز بطور دلیل استعمال کرتے ہوئے اسلامی معاشرے میں عریانی اور فحاشی کو فروغ دیتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سلف صالحین میں اگر کوئی چہرے کے پردے کو مستحب سمجھتا ہے تو اس معنی میں جس کو علامہ البانی کی مذکورہ بالا عبارات واضح کر رہی ہیں۔ ہم پروفیسر صاحب سے صرف ایک ہی سوال کریں گے کہ کیا ان کے اس مضمون سے کوئی صاحب عقل یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ وہ بھی بعض سلف صالحین کی طرح چہرے کے پردے کے استحباب اور افضلیت کے قائل ہیں اور علامہ البانی کی طرح

اپنی زوجہ محترمہ اور بیٹیوں کے لیے چہرے کا پردہ پسند کرتے ہیں؟

چہرے کے پردے کے بارے میں دلائل

چہرے کے پردے کے بارے میں دلائل کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کریں گے۔ سب سے پہلے ہم قرآنی دلائل' پھر احادیثِ صحیحہ' پھر آثارِ صحابہ' پھر علمائے سلف صالحین کے اقوال اور آخر میں چند عقلی دلائل پیش کریں گے:

قرآن میں چہرے کے پردے کے اثبات و وجوب کے درج ذیل دلائل ہیں:

دلیل اول:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ﴾ (الاحزاب:٥٩)

''اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیں اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو اور اہل ایمان کی عورتوں کو' کہ وہ اپنے جلباب (چادروں) کا بعض حصہ اپنے (چہروں کے) اُوپر لٹکا لیا کریں۔ ان کا یہ عمل اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے اور ان کو تکلیف نہ دی جائے''۔

مسلمان عورتوں اور ازواج مطہرات کے حجاب کا فرق؟

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس حجاب کا حکم ازواج مطہرات کو دیا جا رہا ہے اسی حجاب کا حکم عام مسلمان عورتوں کو دیا جا رہا ہے' اور ہم یہ بات پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ''تمام علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ازواج مطہرات کے حجاب میں چہرے کا پردہ واجب تھا''۔

''جلباب مع الادناء'' کا مفہوم

''جلباب مع الادناء'' سے مراد تمام بدن کے ساتھ ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپنا ہے جبکہ ہمارے محترم پروفیسر صاحب جلباب کے بارے میں لمبی چوڑی لغوی بحث کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''چہرے کو ڈھانپنا جلباب کے مقصد میں قطعی شامل نہیں ہے''۔(۹) ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''اگر ادناء سے مراد چہرہ چھپانا لیا جائے تو پھر سورۂ نور کے احکام معاذ اللہ بے معنی ہو کر رہ جائیں گے''۔(۱۰)

پروفیسر صاحب سے ہم یہی گزارش کریں گے کہ وہ معاجم لغویہ کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کا بھی مطالعہ فرمالیں تاکہ جلباب کے لغوی معنی کے بالمقابل اس کے شرعی معنوں سے بھی ان کو واقفیت حاصل ہو جائے۔ جلباب کے شرعی معنوں میں بدن کے علاوہ چہرے کو ڈھانپنا بھی شامل ہے اور جلباب انہی معنوں میں عہد نبوی ﷺ میں معروف تھا۔ اس کی دلیل بخاری کی درج ذیل روایت ہے جس میں واقعہ افک کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ ؓ صفوان بن معطلؓ کے بارے میں فرماتی ہیں:

فعرفنی حین رآنی و کان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعه حین عرفنی' فخمرت وجهی بجلبابی' و فی روایة"فسترت وجهی عنه بجلبابی" (۱۱)

''تو انہوں نے مجھے پہچان لیا جب مجھے دیکھا اور وہ مجھے حجاب کے حکم کے نزول سے پہلے دیکھا کرتے تھے۔ پس میں ان کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنے کی وجہ سے بیدار ہو گئی تو میں نے اپنا چہرہ اپنے جلباب (چادر) سے ڈھانپ لیا''۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے اس سے اپنا چہرہ اپنے جلباب (چادر) سے چھپا لیا''۔

بخاری کی اس نص کے بعد لغت کی کتابوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ جلباب چہرے کو ڈھانپنے کے لیے استعمال نہیں ہوتا تھا' ایک لا حاصل اور لایعنی تحقیق ہے۔ کیونکہ اصول تفسیر کا پہلا اور بنیادی اصول یہ ہے کہ الفاظ قرآنیہ کے اصطلاحی اور شرعی معنوں کی تعیین کے لیے احادیث مبارکہ کو لغت' عقل اور ادب جاہلی وغیرہ جیسے دوسرے اصول تفاسیر پر فوقیت اور ترجیح حاصل ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے مطابق حضرت عائشہ ؓ کے بقول جلباب عہد نبوی میں چہرے کے ڈھانپنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

حدیث کا یہ ٹکڑا ''و کان یرانی قبل الحجاب'' بہت اہم ہے۔ اس سے درج ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

۱) حدیث کے اس ٹکڑے سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ حضرت عائشہؓ کا کہنا یہ تھا کہ حضرت صفوان بن معطلؓ نے مجھے حجاب کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے دیکھا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ حجاب کا حکم کہاں ہے جس کی طرف حضرت عائشہؓ نے اشارہ کیا ہے؟ وہ حجاب کا حکم اسی آیت میں ہے۔ حضرت عائشہؓ کا اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اس آیت کی طرف

اشارہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس آیت میں چہرے کے پردے کا حکم بھی شامل ہے۔ کیونکہ جلباب لٹکانے کا حکم اس آیت میں بالکل واضح طور پر موجود ہے اور تقریباً تمام مفسرین نے چہرے کے پردے میں استدلال اسی آیت سے کیا ہے' جیسا کہ ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔

۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان سے اس آیت میں چہرے کے پردے کا وجوب بھی ثابت ہو رہا ہے' کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ وضاحت کہ ''**وکان یرانی قبل الحجاب**'' اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد چہرے کو کھلا رکھنا حضرت عائشہؓ کے نزدیک گناہ تھا' اس لیے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے جب ان کو پہچان لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی توجیہہ بیان کی کہ انہوں نے مجھے اس آیت کے نزول سے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ اگر چہرے کا کھلا رکھنا جائز ہوتا تو حضرت عائشہؓ کو یہ وضاحت پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ علاوہ ازیں حدیث کے اس ٹکڑے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ صحابیات مطہرات رضی اللہ عنہن اس آیت سے چہرے کے پردے کا وجوب مراد لیتی تھیں۔

۳) اگر پروفیسر صاحب ''**فسترت وجھی عنہ بجلبابی**'' کی یہ تاویل کریں کہ یہ حدیث تو ازواج مطہرات کے لیے خاص ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کہ ''**وکان یرانی قبل الحجاب**'' کا قرینہ اس کے عموم کو ثابت کر رہا ہے' کیونکہ حضرت عائشہؓ نے اپنا چہرہ چھپانے کے لیے اپنے عمل کو دلیل نہیں بنایا بلکہ اپنا چہرہ چھپاتے وقت ایک دلیل کی طرف اشارہ کیا جس دلیل کی بنیاد پر وہ چہرہ چھپا رہی تھیں اور وہ دلیل حکمِ حجاب ہے جو کہ اس آیت مبارکہ میں دیا گیا ہے اور یہ آیت صرف ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے' جیسا کہ اس کے الفاظ ''وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ'' سے ظاہر ہوتا ہے۔

۴) چہرے کا پردہ تمام مؤمن عورتوں کے لیے لازم ہے۔ یہ حکم صرف ازواج مطہرات کے لیے خاص نہیں ہے۔ اس کے ثبوت کے لیے ہم دلیل کے طور پر مزید دو احادیث کا تذکرہ کیے دیتے ہیں تاکہ پروفیسر صاحب کے لیے ''وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ'' کی کیفیت پیدا ہو سکے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

كان الركبان يمرون بنا و نحن مع رسول الله ﷺ محرمات' فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها على وجهها' فاذا جاوزونا كشفناه(۱۲)

''ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تھے اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں' پس جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم میں سے کوئی ایک اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرے پر لٹکا لیتی' پس جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم اس کو کھول دیتیں''۔

اسی طرح حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' اور یہ روایت حجاب کے حکم کے عموم کے بارے میں نص قطعی ہے:

كنا نغطي وجوهنا من الرجال' و كنا نتمشط قبل ذلك في الاحرام(۱۳)

''ہم اپنے چہروں کو مردوں سے ڈھانپتی تھیں اور اس سے پہلے ہم حالت احرام میں کنگھی بھی کر لیا کرتی تھیں''۔

امام حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت اختیار کی ہے۔

''يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ'' اور مفسرین کی آراء

ذیل میں ہم ان متقدمین اور متأخرین مفسرین کی آراء بیان کریں گے جنہوں نے اس آیۂ مبارکہ ''يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ'' سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردے کو واجب یا مستحب قرار دیا ہے۔ ہمیں اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان مفسرین کے دلائل کیا ہیں' انہوں نے صحیح احادیث سے استفادہ کیا ہے یا ضعیف سے' ہمارا مقصود اس بحث سے صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ درج ذیل مفسرین نے ''جلباب مع الادناء'' سے چہرے کا پردہ مراد لیا ہے' تاکہ پروفیسر صاحب کے اس قول مبارک ''یہی وجہ ہے کہ فقہ کے کسی امام نے وجوب ستر کے دلائل میں اس آیت سے استنباط نہیں کیا''(۱۴) کی قلعی کھل سکے۔ ہم ان سے یہی عرض کریں گے کہ ان مفسرین کی فقاہت کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔ اور یہ بات بھی بالکل واضح رہنی چاہیے کہ اس آیت سے چہرے کے پردے پر استدلال کرنے میں ہمارے نزدیک اصل دلائل وہی ہیں جو ہم نے اوپر بیان کر دیے ہیں' لیکن اطمینانِ قلب کے لیے ہم بعض جلیل القدر مفسرین کی آراء بھی نقل کیے دیتے ہیں:

① تفسیر طبری، امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، التوفی ۳۱۰ھ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

اس آیت کی تشریح میں علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

لا تتشبهن بالاماء فی لباسهن اذا هن خرجن من بیوتهن لحاجتهن' فکشفن شعورهن ووجوههن ولکن لیدنین علیهن من جلابیبهن لئلا یعرض لهن فاسق' اذا علم انهن حرائر باذی من قول[۱۵]

''جب وہ مسلمان عورتیں اپنی ضرورت کے تحت گھروں سے نکلیں تو لونڈیوں کے ساتھ لباس میں مشابہت اختیار کرتے ہوئے اپنے بالوں اور چہروں کو کھلا نہ رکھیں، بلکہ اپنے اوپر اپنی چادروں کو لٹکا لیا کریں تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور فاسقین کی اذیت دہ باتوں سے بچ سکیں''۔

② معانی القرآن، ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء، التوفی ۲۰۷ھ

امام فراء اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والجلباب الرداء حدثنا ابو العباس' قال حدثنا محمد قال حدثنا الفراء قال حدثنی یحیی بن المهلب ابو کدینة عن ابن عون عن ابن سیرین فی قوله ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ هکذا : قال تغطی احدی عینیها وجبهتها والشق الآخر الا العین[۱۶]

''جلباب سے مراد چادر ہے۔ہم سے ابوالعباس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امام فراء نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن مہلب نے بیان کیا، وہ ابن عون سے اور وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے قول ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ کے بارے میں کہ انہوں نے (ابن سیرین نے) کہا کہ وہ (عورت) اپنی ایک آنکھ اور اپنی پیشانی کو ڈھانپے گی اور دوسری طرف کو بھی ڈھانپے گی سوائے ایک آنکھ کے''۔

③ احکام القرآن، ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص، التوفی ۳۷۰ھ

قال ابوبکر فی هذه الآیة دلالة علی ان المرأة الشابة مامورة بستر

وجهها عن الاجنبيين ......وفيها دلالة على ان الامة ليس عليها بستر وجهها وشعرها لان قوله تعالى ﴿وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ظاهره انه اراد الحرائر(١٧)

''ابوبکر نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ نوجوان عورت کو اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے......اور اس آیت میں اس بات کی طرف بھی رہنمائی موجود ہے کہ لونڈی پر اپنے چہرے اور بالوں کو چھپانا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے ظاہری طور پر یہ واضح ہو رہا ہے کہ یہاں مراد آزاد مسلمان عورتیں ہیں''۔

④ تفسیر بغوی' ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی' المتوفی ۵۱۶ھ

امام بغوی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ جمع الجلباب وهو الملاءة التى تشتمل به المرأة فوق الدرع والخمار وقال ابن عباس وابوعبيدة امر نساء المؤمنين ان يغطين رؤوسهن ووجوههن بالجلابيب الا عينا واحدة ليعلم انهن حرائر(١٨)

''جلابیب' جلباب کی جمع ہے اور یہ وہ چادر ہے جسے عورت اپنی قمیص اور دوپٹے کے اوپر اوڑھتی ہے اور ابن عباس اور ابوعبیدہ نے کہا کہ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر اور چہروں کو اپنے جلباب (چادر) سے ڈھانپیں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد ہیں''۔

⑤ الکشاف' ابو القاسم جار اللہ محمد بن عمر الزمخشری الخوارزمی' المتوفی ۵۳۸ھ

علامہ زمخشری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ومعنى ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ يرخينها عليهن ويغطين بها وجوههن واعطافهن يقال اذازل الثوب عن وجه المراة ادنى ثوبك على وجهك(١٩)

''اور ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ ان جلابیب کو اپنے

اوپر لٹکالیں اور ان کے ذریعہ اپنے چہروں اور پہلوؤں کو ڈھانپ لیں' کیونکہ جب عورت کے چہرے سے کپڑا ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کر''۔

⑥ زاد المسیر' امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی البغدادی' المتوفی ۵۹۷ھ۔

علامہ ابن جوزی اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قولہ تعالٰی ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ قال ابن قتيبة :يلبسن الاردية۔ وقال غيره :يغطين رؤوسهن ووجوههن ليعلم انهن حرائر [۲۰]

''ابنِ قتیبہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چادریں اوڑھ لیں' جبکہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑦ التفسیر الکبیر' امام فخر الدین رازی' المتوفی ۶۰۶ھ

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ويمكن ان يقال المراد يعرفن انهن لا يزنين لان من تستر وجهها مع انه ليس بعورة لا يطمع فيها انها تكشف عورتها فيعرفن انهن مستورات لا يمكن طلب الزنا منهن [۲۱]

''اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات کہی جائے کہ ان کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ زانی عورتیں نہیں ہیں' کیونکہ جس نے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اس کے باوجود کہ وہ ستر میں داخل نہیں ہے' اس سے یہ اُمید کبھی نہ کی جائے گی کہ وہ اپنے ستر کو کسی کے سامنے کھول دے گی' پس ان کو پہچان لیا جائے گا کہ وہ پردہ والی عورتیں ہیں اور ان سے زنا کا مطالبہ بھی ممکن نہ ہوگا''۔

⑧ تفسیر بیضاوی' قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی الشافعی المتوفی ۶۹۲ھ

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یغطین وجوھھن وابدانھن بملاحفھن اذا برزن لحاجة ومن للتبعیض فان المرأة ترخی بعض جلبابھا وتتلفع ببعض(۲۲)

''وہ اپنے چہروں اور بدنوں کو اپنی چادروں سے ڈھانپ لیں جبکہ وہ کسی حاجت کے لیے باہر نکلیں اور ''مِنْ'' یہاں پر تبعیض کے لیے ہے' یعنی عورت اپنی چادر کے بعض حصے کو لٹکا لے اور بعض کو لپیٹ لے۔''

⑨ تفسیر نسفی' امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی الحنفی' المتوفی ۷۰۱ھ۔اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومعنی ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾ یرخینھا علیھن ویغطین بھا وجوھھن واعطافھن یقال اذا زال الثوب عن وجه المراة ادن ثوبك علی وجھك(۲۳)

''﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ جلابیب (چادروں) کو اپنے اوپر لٹکا لیں اور اُن سے اپنے چہروں اور پہلوؤں کو ڈھانپ لیں۔ اگر عورت کے چہرے سے کپڑا ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کرو۔''

⑩ تفسیر خازن' امام علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی الشافعی' المتوفی ۷۲۵ھ۔اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ ای یرخین ویغطین ... قال ابن عباس امر نساء المومنین ان یغطین رؤوسھن ووجوھھن بالجلابیب الا عینا واحدة لیعلم انھن حرائر(۲۴)

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ لٹکائیں یا ڈھانپیں... (آگے چل کر اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں) ابن عباسؓ نے کہا کہ اہل ایمان کی عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سروں اور چہروں کو اپنی چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے' تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑪ البحر المحیط' امام محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی' متوفی ۷۵۴ھ' اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وعليهن شامل لجميع اجسادهن او عليهن على وجوههن لان الذى كان يبدو منهن فى الجاهلية هو الوجه(۲۵)

''اور ﴿عَلَيْهِنَّ﴾ ان عورتوں کے سارے جسم کو شامل ہے یا ''علیھن'' سے مراد صرف چہرہ ہے' کیونکہ جاہلیت میں عورتیں جس چیز کو ظاہر کرتی تھیں وہ چہرہ ہی تھا''۔

⑫ تفسیر قرطبی' ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی' المتوفی ۶۷۱ھ۔ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لما كانت عادة العربيات التبذل وكن يكشفن وجوههن كما يفعل الاماء وكان ذلك داعية الى نظر الرجال اليهن' وتشعب الفكرة فيهن' امر الله رسوله ﷺ ان يامرهن بارخاء الجلاليب عليهن اذا اردن الخروج الى حوائجهن(۲۶)

''چونکہ عرب خواتین میں (دور جاہلیت کا) کچھ چھچھورا پن باقی تھا اور وہ لونڈیوں کی طرح اپنے چہروں کو کھلا رکھتی تھیں اور ان کا یہ فعل مردوں کے ان کی طرف دیکھنے اور ان کے حوالے سے منتشر خیالی کا باعث بن رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو یہ حکم دیا کہ ان کو اپنے اوپر چادروں کو لٹکانے کا حکم دیں جب بھی وہ اپنی ضرورت کے تحت باہر نکلنے کا ارادہ کریں''۔

⑬ تفسیر ابن کثیر' حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر' متوفی ۷۷۴ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال محمد بن سيرين سالت عبيدة السلمانى عن قول الله عزوجل ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ فغطى وجهه وراسه وابرز عينه اليسرى(۲۷)

''محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے (اس آیت کی عملی تفسیر بتاتے ہوئے) اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور اپنی بائیں آنکھ کو ظاہر کیا''۔

⑭ تفسیر جلالین' امام جلال الدین محمد بن احمد المحلی و امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای یرخین بعضها علی الوجوه اذا خرجن لحاجتهن الا عینا واحدة(۲۸)

''یعنی وہ ان چادروں کا بعض حصہ اپنے چہروں پر ڈال لیں جب وہ کسی حاجت کے لیے نکلیں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں''۔

⑮ اللباب فی علوم القرآن' ابوحفص عمر بن علی بن عادل الدمشقی الحنبلی' متوفی ۸۶۰ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال ابن عباس وابوعبیدة من نساء المومنین ان یغطین رؤوسهن ووجوههن بالجلالیب الا عینا واحدة لیعلم انهن حرائر(۲۹)

''ابن عباس اور ابوعبیدۃ نے ''نساء المؤمنین'' کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے سر اور چہرے چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے' تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑯ نظم الدرر' برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی' متوفی ۸۸۵ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ای یقربن ﴿عَلَیْهِنَّ﴾ ای علی وجوههن وجمیع ابدانهن فلا یدعن شیئا منها مکشوفا(۳۰)

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ یعنی وہ قریب کریں ﴿عَلَیْهِنَّ﴾ یعنی اپنے چہروں اور اپنے تمام جسم پر اور کسی چیز کو بھی کھلا نہ چھوڑیں''۔

⑰ تفسیر ابن عطیہ' ابومحمد عبدالحق ابن عطیہ الاندلسی۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لما کانت عادة العربیات التبذل فی معنی ''الحجبة'' وکن یکشفن وجوههن کما تفعل الاماء وکان ذلك داعیا الی نظر الرجال الیهن وتشعب الفکرة فیهن امر الله ورسوله ﷺ یامرهن بادناء الجلابیب لیقع تسترهن ویبین الفرق بین الاماء والحرائر' فتعرف الحرائر بسترهن(۳۱)

''چونکہ عرب خواتین کی (دورِ جاہلیت کی) عادات میں سے چھچھوراپن ابھی باقی تھا اور اسی کو وہ پردہ خیال کرتی تھیں اور وہ اپنے چہروں کو لونڈیوں کی طرح کھلا رکھتی تھیں اور ان کا یہ فعل مردوں کے ان کی طرف دیکھنے اور منتشر خیالی کا باعث بن رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ ان کو چادروں کے لٹکانے کا حکم دیں تاکہ وہ مستور ہوں اور آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور ان کے مستور ہونے کے سبب ان کو آزاد عورتیں خیال کیا جائے''۔

⑱ تفسیر ابن عاشورا' الشیخ محمد طاہر ابن عاشورا۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

وکان عمر بن الخطاب مدة خلافته یمنع الاماء من التقنع کی لا یلتبسن بالحرائر ویضرب من تتقنع منهن بالدررة ثم زال ذلك بعده[٣٢]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں لونڈیوں کو نقاب پہننے سے منع کرتے تھے' تاکہ آزاد عورتوں سے ان کی مشابہت نہ ہو اور جو بھی ان میں سے نقاب اوڑھتی اس کو کوڑے سے مارتے تھے' پھر ان کے بعد یہ عمل ختم ہو گیا''۔

⑲ فتح القدیر' محمد بن علی بن محمد الشوکانی اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال الواحدی : قال المفسرون یغطین وجوههن و رؤوسهن الا عینا واحدة فیعلم انهن حرائر فلا یعرض لهن باذی[٣٣]

''واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ اپنے چہرے اور اپنے سر ڈھانپ لیں سوائے ایک آنکھ کے تاکہ یہ جان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے''۔

⑳ روح المعانی' ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی' متوفی ١٢٧٠ھ۔ اس آیہ مبارکہ میں ''عَلَيْهِنَّ'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والظاهر ان المراد "بعلیهن" علی جمیع اجسادهن وقیل : علی رؤوسهن او علی وجوههن لان الذی کان یبدومنهن فی الجاهلیة هو الوجه واختلف فی کیفیة هذا التستر[٣٤]

''اور ظاہر میں ''عَلَيْهِنَّ'' سے مراد سارا جسم ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اپنے

سروں یا چہروں پر ڈال لو' کیونکہ دورِ جاہلیت میں عورتیں جس چیز کو ظاہر کرتی تھیں وہ ان کا چہرہ تھا لیکن چہرہ ڈھانپنے کی اس کیفیت میں مفسرین کا اختلاف ہے''۔

(۲۱) فتح البیان' صدیق بن حسن بن علی بن الحسین القنوجی البخاری' التوفی ۱۳۰۷ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال الواحدی : قال المفسرون یغطین وجوھھن ورؤوسھن الا عینا واحدۃ فیعلم انھن حرائر فلا یعرضن لھن باذی وبہ قالہ ابن عباس[۳۵]

''واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے کہا کہ وہ عورتیں اپنے چہرے اور سر ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے تا کہ یہ معلوم ہو کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور ان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے اور یہی ابن عباس کا بھی قول ہے۔''

(۲۲) تفسیر نووی' محمد بن عمر الجاوی' متوفی ۱۸۹۸م''ادناء'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(اَدْنٰی) ای احق بان یعرفن انھن حرائر وانھن مستورات لا یمکن طلب الزنا منھن لان من ستر وجھھا لا یطمع فیھا ان تکشف عورتھا[۳۶]

''ادنٰی'' سے مراد یہ ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اس حال میں کہ انہوں نے اپنے آپ کو چھپایا ہو۔ ایسی صورت میں ان سے زنا کا مطالبہ بھی ممکن نہیں ہے' کیونکہ جو عورت اپنے چہرے کو ڈھانپ لے اس کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنا ستر کھولے گی''۔

(۲۳) تفسیر مراغی' علامہ احمد بن مصطفیٰ مراغی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ ای یرخین ویسدلن ویقال للمراۃ اذا زل الثوب عن وجھھا ادنی ثوبك علی وجھك۔ ای اقرب[۳۷]

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ (اپنی چادریں) لٹکا لیں۔ عورت کا کپڑا جب اس کے چہرے سے ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کر''۔

۲۴ تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی، متوفی ۱۳۷۶ھ۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای یغطین بھا وجوھھن وصدورھن(۳۸)
یعنی اپنے چہرے اور سینے ان (جلابیب) کے ساتھ ڈھانپ لیں''۔

۲۵ اضواء البیان، محمد الامین بن محمد المختار الشنقیطی، متوفی ۱۳۹۳ھ۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ومن ادلة القرآنية على احتجاب المرأة وسترها جميع بدنها حتى وجهها قوله تعالٰى ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ فقد قال غير واحد من اهل العلم ان معنى يدنين عليهن من جلابيبهن، انهن يسترن جميع بدنهن ووجوههن(۳۹)

''عورت کے حجاب اور پورے بدن حتیٰ کہ چہرے کو بھی ڈھانپنے کے قرآنی دلائل میں ایک دلیل یہ آیت مبارکہ ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ بھی ہے اور بہت سارے اہل علم نے کہا ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عورتیں اپنے سارے بدن اور چہرے کو ڈھانپیں گی''۔

۲۶ تفسیر ثنائی، ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ﴾ ای على وجوھھن(۴۰)

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مؤمنین کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکالیا کریں، یعنی اپنے چہروں پر۔''

۲۷ تفسیر مظہری۔ قاضی ثناء اللہ المظہری النقشبندی، التوفی ۱۲۲۵ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قال ابن عباس وابوعبيدة امرنساء المومنين ان يغطين رؤسهن ووجوههن بالجلابيب الا عينا واحدا ليعلم انهن الحرائر "ومن" للتبعيض لان المرأة ترخى بعض جلبابها (۴۱)

''ابن عباس اور ابو عبیدۃ وغیرہ کا قول ہے کہ اہل ایمان کی عورتوں کو حکم دیا گیا

کہ وہ اپنے سر اور چہرے اپنی چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے' تاکہ یہ جان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں۔ اور ''مِن'' تبعیض کے لیے ہے' کیونکہ عورت اپنی چادر کا بعض حصہ (اپنے چہرے پر) لٹکاتی ہے''۔

یہ تو علمائے متقدمین کی تفاسیر تھیں۔ اب ہم عصر حاضر کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کی اردو تفاسیر کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔

۲۸ معارف القرآن' مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾

اس آیت کے بارے میں سیر حاصل تفسیر بیان کرنے کے بعد خلاصہ کلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کو جب کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکلنا پڑے تو بھی چادر سے تمام بدن چھپا کر نکلیں اور اس چادر کو سر کے اوپر سے لٹکا کر چہرہ بھی چھپا کر چلیں۔ مروّجہ برقع بھی اس کے قائم مقام ہے''۔(۴۲)

۲۹ تفہیم القرآن' سید ابو الاعلیٰ مودودی۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾

''اے نبیؐ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا مودودی بیان فرماتے ہیں:

''موجودہ زمانے کے بعض مترجمین اور مفسرین مغربی مذاق سے مغلوب ہو کر اس لفظ کا ترجمہ صرف ''لپیٹ لینا'' کرتے ہیں تاکہ کسی طرح چہرہ چھپانے کے حکم سے بچ نکلا جائے' لیکن اللہ تعالیٰ کا مقصود اگر وہی ہوتا جو یہ حضرات بیان کرنا چاہتے ہیں تو وہ ''یُدْنِیْنَ اِلَیْھِنَّ'' فرماتا۔ جو شخص بھی عربی زبان جانتا ہو وہ کبھی یہ نہیں مان سکتا کہ ''یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ'' کے معنی محض لپیٹ لینے کے ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں ''مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ'' کے الفاظ یہ معنی لینے میں اور زیادہ مانع ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں ''مِنْ'' تبعیض کے لیے ہے' یعنی چادر کا ایک حصہ۔ اور

یہ بھی ظاہر ہے کہ لپیٹی جائے گی تو پوری چادر لپیٹی جائے گی نہ کہ اس کا محض ایک حصہ۔ اس لیے آیت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ کر ان کا ایک پلو اپنے اوپر لٹکا لیا کریں جسے عرف عام میں گھونگھٹ ڈالنا کہتے ہیں''۔(۴۳)

⑳ ترجمان القرآن' مولانا ابوالکلام آزاد۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ﴾

''اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مؤمنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ کر ان کا کچھ حصہ نیچے لٹکا لیا کریں''۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''آیت ۵۹ میں حجاب یعنی پردہ کے احکام بیان فرمائے ہیں جو تمام مسلمان عورتوں کے لیے یکساں طور پر واجب ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لیے باہر نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اپنے اوپر ڈال کر اپنا منہ چھپا لیا کریں اور صرف آنکھیں کھلی رکھیں۔ جمہور صحابہ و تابعین نے اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے''۔(۴۴)

㉛ تدبر قرآن' مولانا امین احسن اصلاحی۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ﴾

''اے نبیؐ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا اصلاحی صاحب فرماتے ہیں:

''قرآن نے اس ''جلباب'' سے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ مسلمان خواتین گھروں سے باہر نکلیں تو اس کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تا کہ چہرہ بھی فی الجملہ ڈھک جائے اور انہیں چلنے پھرنے میں زحمت پیش نہ آئے۔ یہی ''جلباب'' ہے جو ہمارے دیہاتوں کی شریف بڑی بوڑھیوں میں اب بھی رائج

ہے اور اسی نے فیشن کی ترقی سے اب برقع کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس برقعہ کو اس زمانے کے دلدادگانِ تہذیب اگر تہذیب کے خلاف قرار دیتے ہیں تو دیں' لیکن قرآن مجید میں اس کا حکم نہایت واضح الفاظ میں موجود ہے جس کا انکار صرف وہی برخود غلط لوگ کر سکتے ہیں جو خدا اور رسولؐ سے زیادہ مہذب ہونے کے مدعی ہیں''۔ (۴۵)

(۴۲) ضیاء القرآن' پیر کرم شاہ الازہری۔

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

''اے نبی مکرمؐ! آپ فرمایئے اپنی ازواجِ مطہرات کو' اپنی صاحبزادیوں کو اور جملہ اہل ایمان کی عورتوں کو کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا فرماتے ہیں:

''اے نبی مکرم! آپ اپنی ازواجِ مطہرات' اپنی دخترانِ پاک نہاد اور ساری مسلمان عورتوں کو یہ حکم دے دیں کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ پھر اس کا ایک پلو اپنے چہرے پر ڈال لیا کریں تا کہ دیکھنے والوں کو پتا چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اس طرح کسی بد باطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہو گی''۔ (۴۶)

(۴۳) تفسیر احسن البیان' مولانا صلاح الدین یوسف۔

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''جلابیب' جلباب کی جمع ہے جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آنا چاہیے''۔ (۴۷)

(۴۴) معارف القرآن' مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔

۱۱) صحیح البخاری' کتاب التفسیر' باب ﴿لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ﴾
۱۲) ابوداؤد' کتاب المناسك' باب فی المحرمۃ تغطی وجهها۔ مسند احمد' کتاب باقی مسند الانصار' باب حدیث السیدۃ عائشۃ۔
۱۳) المستدرك علی الصحیحین' امام حاکم' جلد۱' ص ٤٥٤
۱٤) ماهنامہ اشراق' ص ٤٤
۱٥) جامع البیان فی تاویل القرآن' ابن جریر طبری' ج۹' ص ۳۰٦' دارالمکتب العلمیۃ بیروت
۱٦) معانی القرآن' ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء' ج۲' ص ۳٤۹ مطبعۃ دارالسرور
۱۷) احکام القرآن' ابوبکر الجصاص' ج ثالث' ص ۳۷٥' مطبعۃ دارالکتب العربی بیروت
۱۸) معالم التنزیل' امام بغوی' ج٥' ص ۱٦۰' دارالکتب العلمیۃ بیروت
۱۹) الکشاف' علامۃ زمخشری' ج ثالث' ص ۲۷٤' مطبعۃ انتشارات آفتاب' تهران
۲۰) زاد المسیر فی علم التفسیر' علامہ ابن جوزی' ج٦' ص ٤۲۲' مطبعۃ المکتب الاسلامی دوحہ قطر
۲۱) التفسیر الکبیر' امام رازی' ج۲٥' ص ۲۳۰' دارالکتب العلمیۃ' طهران
۲۲) انوار التنزیل واسرار التاویل' امام بیضاوی' ج٥' ص ۱۳۸' مطبعۃ العامرہ۔
۲۳) مدارك التنزیل' امام نسفی' ج٥' ص ۱۳۸' مطبعۃ العامرۃ
۲٤) لباب التاویل فی معانی التنزیل' امام خازن' ج٥' ص ۱۳۸' مطبعۃ العامرۃ
۲٥) البحر المحیط' علامۃ ابن حیان الاندلسی' ج۷' ص ۲٥۰' مطابع الضر الحدیثیۃ الریاض
۲٦) الجامع لاحکام القرآن' امام قرطبی' ج۷' ص ۲٤۳' داراحیاء التراث العربی بیروت
۲۷) تفسیر القرآن العظیم' علامہ ابن کثیر' ج۳' ص ٥٦۹' دارالسلام ریاض
۲۸) تفسیر جلالین' امام محلی و سیوطی' ص ٥٦۳'دارالعربیۃ
۲۹) اللباب' ابن عادل الحنبلی' ج٥' ص ٥۸۸ دارالکتب العلمیۃ' بیروت
۳۰) نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور' برهان الدین البقاعی' ج٥' ص ٤۱۲' مکتبہ ابن تیمیہ بیروت
۳۱) المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز' ابن عطیہ الاندلسی' ج۱۲' ص ۱۱٦
۳۲) تفسیر التحریر والتنویر' ابن عاشورا' ج۲۲' ص ۱۰۷
۳۳) فتح القدیر' امام شوکانی' ج٤' ص ۳۰٤' دارالفکر بیروت
۳٤) روح المعانی' علامہ آلوسی' جلد۲۲' ص ۸۹
۳٥) فتح البیان فی مقاصد القرآن' علامہ قنوجی' ج۱۱' ص ۱٤۳' ادارہ احیاء التراث

الاسلامی بیروت
٣٦) التفسير المنير لمعالم التنزيل' محمد بن عمر الجاری النووی' ج٢' ص ١٨٩' دارالفکر' بیروت
٣٧) تفسير المراغی' احمد مصطفیٰ المراغی' ج٢٢' ص ٣٦ ادارہ احیاء التراث العربی' بیروت
٣٨) تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان' الشیخ علامہ عبدالرحمن ناصر السعدی'
ص ٦١٨' مؤسسة الرسالة بیروت
٣٩) اضواء البیان' علامہ شفقیلی' ج٦' ص ٥٨٦
٤٠) تفسیر القرآن بکلام الرحمن 'ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری' دارالسلام ریاض
٤١) تفسیر مظہری' قاضی ثناء اللہ پانی پتی' جلد٧' ص ٣٨٤
٤٢) معارف القرآن' مفتی محمد شفیع صاحب' ج٧' ص ٢٣٥' ادارة المعارف کراچی
٤٣) تفہیم القرآن' مولانا مودودی' ج٤' ص ١٢٩' ادارہ ترجمان القرآن لاہور
٤٤) ترجمان القرآن' مولانا ابوالکلام آزاد' ج٣' ص ٢١٥' اسلامی اکادمی لاہور
٤٥) تدبر قرآن' مولانا امین احسن اصلاحی' ج٦' ص ٢٦٩' فاران فاؤنڈیشن' لاہور
٤٦) ضیاء القرآن' پیر کرم شاہ صاحب' ج٤' ص ٩٥' ضیاء القرآن پبلیکیشنز' لاہور
٤٧) احسن البیان' مولانا صلاح الدین یوسف' ص ٥٥٨' مکتبہ دارالسلام' لاہور
٤٨) عارف القرآن'حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی' ج٥' ص ٥٤٥' مکتبہ عثمانیہ جامعہ اشرفیہ لاہور
٤٩) تفسیر عثمانی' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی' ص ٥٦٨' مجمع الملک فهد سعودیة

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز
ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف
مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق
اشاعت خاص :30روپے اشاعت عام:15روپے